بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے علم احاطی اعیانی حضوری کے اثبات میں مختصر اور جامع ایمان افروز مرقع

اثباتِ علمِ حضوری

تالیف

حجۃ الاسلام علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵
اسلام آباد ۔ پاکستان

موقع الأوحد
Awhad.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات معصومین صلوٰت اللہ علیہم اجمعین کے علم احاطی اعیانی حضوری
کے اثبات میں مختصر اور جامع ایمان افروز مرقع

اثباتِ علمِ حضوری

تالیف

حجۃ الاسلام علامہ آغا السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲۵
اسلام آباد ۔ پاکستان

الاهداء

الیٰ

المرجع الاعظم صدر الفقہاء والمجتہدین رئیس العلماء العاملین

آیۃ اللہ العظمیٰ الامام المصلح المولیٰ

الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی

ادام اللہ ظِلّہُ العالی

من مؤلف

السیّد محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

تمثال مبارک حضرت آیت الله العظمی احقاقی دام ظله العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ
الطاہرین المعصومین ولعنۃ اللہ علیٰ اعداھم وغاصبی
حقوقھم و منکری فضائلھم من الاولین والاخرین الی یوم الدین

حرف اول

حضرات طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین ولایت کلیہ تکوینیہ کے مالک ہیں اور خلافت الٰہیہ کے تاجدار ہیں۔ صاحبان علم و دانش سے مخفی و مستور نہیں کہ خلیفہ اپنے مستخلّف اور نائب اپنے منیب کے کمالات وصفات کا آئینہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے ۔یہ ذوات متعالیہ مظاہر اوصاف ربانیہ ہیں لہٰذا ان کا علم اعیانی،احاطی، حضوری ہے اہل بیت علیہم السلام کے اعداء روسیاہ نے جہاں دیگر فضائل نورانیہ پر پردے ڈالے اور انکار کیا وہاں علم حضوری کا بھی انکار کیا ہے علم حضوری کا انکار دراصل ضروریات مذہب کا انکار ہے۔ عصر حاضر کے بعض گندم نما جو فروش عباء بردوش عمامہ پوش مدعیاں علم کا طاغوتی ٹولہ ہمہ وقت باطل کوشی اور حق پوشی میں مصروف عمل ہے منکرین علم حضوری عام طور پر اپنی بد باطنی کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

علم امام ارادی ہے جب توجہ فرمائیں تو کائنات عالم کی ہر چیز کو باعلام

اللہ معلوم کر لیتے ہیں۔ آئمہ اطہار کا علم ارادی اور محتاج توجہ ہے جب بھی کسی چیز کو معلوم کرنے کا ارادہ فرمائیں تو باعلام اللہ اسے معلوم کر لیتے ہیں۔

چونکہ اعتقادِ علمِ حضوری ضروریات مذہب حقہ میں سے ہے اور استعماری ابلیسی گروہ اس کا انکار کر رہا ہے لہٰذا پاسداری حرم مقدس تشیع کی خاطر ہم اس اہم موضوع پر دلائل قاہرہ و براہین باہرہ سے آغاز گفتگو کرتے ہیں۔ عرفاء کاملین اور حکماء شامخین نے حضرات آئمہ اطہار الصلوۃ اللہ الملک الغفار کا علم احاطی حضوری بیان فرمایا ہے ۔ ہم فرماشات معصومین علیہم السلام کی روشنی میں بیانات علماء ربانیین کو مد نظر رکھتے ہوئے قول مختار پر اپنے دلائل قلمبند کرتے ہیں۔

علم حضوری

پہلی دلیل

خداوند عالم نے ان ذوات قدسیہ کو جمیع موجودات اور عالم امکان پر گواہ بنایا ہے۔ سورۃ مبارکہ نساء کی آیت نمبر ۴۱ میں فرمایا۔

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِن كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا

ترجمہ۔ جس دن ہم لوگوں کو محشور کریں گے اور ان پر ایک گواہ ہو گا۔ اور اے رسول ہم تمہیں ان پر گواہ بنائیں گے یعنی میدان حشر میں جب مخلوقات کا حساب ہو گا تو ان کا گواہ امام ہو گا جو ان کے اعمال و افعال کی گواہی دے گا اگر امام سے ان کا ایک عمل بھی پوشیدہ ہو تو وہ اس پر گواہ نہیں بن سکتا۔ اس سے گواہی ناقص ہو جائے گی خداوند عالم کے لطف سے بعید ہے کہ ایسا گواہ مقرر کرے جس کی گواہی میں نقص ہو چونکہ آل محمد علیہم السلام۔ کمالات الٰہی کے مظہر ہیں۔ لہٰذا یہ کامل گواہ ہیں مخلوقات کا کوئی فعل کوئی عمل ان سے مخفی و مستور نہیں نیز گواہ کے لیے یہ شرط ہے کہ وہ موقع پر موجود ہو اس لئے کہ سمعی گواہی قبول نہیں ہوتی بلکہ عینی شاہد کو معتبر مانا گیا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ ان ذوات متعالیہ کا علم حضوری ہے۔

دوسری دلیل

ارشاد خداوندی ہے سورۃ مبارکہ نمل آیت نمبر۷۵

وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِى السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِى كِتَٰبٍ مُّبِينٍ

ترجمہ ۔ ارض و سما میں کوئی چیز غائب نہیں مگر وہ کتاب مبین میں ہے یعنی کائنات کے تمام اسرار و رموز غیوب و شہود کتاب مبین میں ہیں کتاب مبین سے کتاب وجودی یعنی حجت اللہ مراد ہے جیسا کہ اصول کافی میں حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے حم والکتاب المبین کی تفسیر باطنی کرتے ہوئے فرمایا کہ حم سے مراد رسول خدا اور کتاب مبین سے مراد امیر المومنین ہیں لہٰذا "وما من" غائبتہ فی السماء والارض الافی کتاب مبین سورۃ نمل کی آیت ۷۵ میں کتاب مبین سے مراد کتاب وجودی یعنی امام معصوم ہیں جو کائنات کے تمام زاویوں پر محیط ہے جس سے ان کا علم حضوری احاطی ثابت ہے

تیسری دلیل

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دنیا ہمارے نزدیک ایسے ہے جیسے یہ ہتھیلی آپ نے انگشت شہادت سے انگوٹھے کی طرف حلقہ بنایا رئیس محدثین علامہ مجلسی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ

انگشت شہادت کو جب موڑ کر انگوٹھے کی جڑ کے ساتھ ملا لیا جائے تو جو چھوٹا سا حلقہ بنتا ہے یہ دنیاامام کی سامنے اس حلقے کی مثل ہے اور امام خدا کے اذن سے اس میں تصرف فرماتے ہیں۔ جیسے چاہتے ہیں اور اس کا علم رکھتے ہیں ۔ اور اس پر محیط ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں

بحارالانوار جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۷ مطبوعہ لبنان

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے فرمان سے علامہ مجلسی مرحوم نے وضاحتی بیان سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ ذوات مقدسہ متصرف فی الکائنات اور محیط علی الموجودات ہیں یعنی ان کا علم احاطی ہے۔

چوتھی دلیل

جناب عمر بن خطاب نے ایک مرتبہ امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یا علی علیہ السلام آپ نے سوال کے جواب مین کبھی غور و فکر نہیں کیا بلکہ فوراً اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے ابو حفص بتا تیرے ہاتھ کی انگلیاں کتنی ہیں جناب عمر بن خطاب نے کہا پانچ آپؑ نے فرمایا تو نے غور و فکر نہیں کیاوہ کہنے لگے اس مین غور و فکر کی کون سی بات ہے یہ

ہاتھ تو ہر وقت میرے سامنے رہتا ہے آپ نے فرمایا جس طرح ہاتھ ہر وقت انسان کے سامنے ہے پس کائنات میرے سامنے ہتھیلی کی مانند ہے مجھے غور و فکر کی ضرورت نہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔

بحارالانوار جلد ۴۰ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ لبنان

احقاق الحق صفحہ ۴۲۶ مطبوعہ کربلا معلیٰ

پانچویں دلیل

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ دنیا امام کے سامنے ایسے خروٹ کا چھلکاملاحظہ فرمائیں

بحارالانوار جلد ۲۵ صفحہ ۳۶۸ مطبوعہ لبنان

اسی موضوع پر بحارالانوار میں چار احادیث اور بھی موجود ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا امام کے سامنے ہے جیسے خروٹ کا چھلکا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اور اس سے کوئی شے اطراف اکناف کی مخفی نہیں ہے۔ یا اس کی مثال ایسے سمجھو کہ جس طرح سامنے دسترخوان بچھا ہو تو اس کی کوئی چیز تم سے پوشیدہ نہیں ہو گی۔ جس سے ان ذوات مقدسہ کا علم

حضوری اور تصرف کلی ثابت ہے۔

صدر المقصرین کا شبہ اور اس کا ابطال

علامہ محمد حسین ڈھکو صاحب نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب اصول الشریعہ صفحہ ۳۴۱ پر مذکورہ بالا روایات کو احاد، شاذ اور غیر مستند کہہ کر ان کا انکار کرنے سعی مذموم کی ہے جب کہ رئیس المحدثین حضرت علامہ مجلسی رحمت اللہ علیہ نے ان احادیث کی شرح کی ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں اب ڈھکو صاحب کا اس شرح اور قول مجلسی کا انکار ان کے فرار شیعیت کی دلیل ہے اس لئے کہ وہ خود کہہ چکے ہیں " سرکار موصوف کی علمی شخصیت اس قدر عظیم المرتبت ہے کہ کوئی بھی شیعہ کہلانے والا آپ کی فرمائش کا انکار کرنے کی جرات، جسارت نہیں کر سکتا "

ملاحظہ فرمائیں

اصول الشریعہ صفحہ ۱۵ طبع ثالث

مقطعہ میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات

اب ڈھکو صاحب کا انکار احادیث فضائل ان کے غیر شیعہ ہونے کی دلیل ہے

وھوالمطلوب

چھٹی دلیل

حضرت کشاف الحقائق امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم علم الٰہی کے خازن وحی الٰہی کے ترجمان ہیں ہم ارض وسماء پر حجت بالغہ ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں

بحارالانوار جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۵

آئمہ اطہار چونکہ علم الٰہی کے خازن ہیں اور اللہ کا علم حضوری ہے پس ثابت ہوگیا کہ حجت اللہ کا علم حضوری ہے اگر ان کا علم حضوری نہ ہو گا تو یہ خزانہ دار علم الٰہی کیسے ہوں گے۔

ساتویں دلیل

حضرت قرآن ناطق امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا ہم ولی امر خدا ہیں اور علم خدا کے خازن اور اس کی وحی کا صندوق ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں

بحارالانوار جلد ۲۶ صفحہ ۱۰۶ مطبوعہ لبنان

حضرت نے اس حدیث شریف میں خزانہ دار علم الٰہی ہونا اور ظرف علم الٰہی ہونا بیان فرمایا ہے عربی میں "العیبتہ" صندوق کو کہتے ہیں کہ وہ

اپنے اندر ہر چیز سمیٹ لیتا ہے اور اشیاء اس کے اندر ہوتی ہیں بس یہ ذوات مقدسہ علم حضوری کے حامل ہیں اور پورے جہاں ہستی پر محیط ہیں۔

آٹھویں دلیل

حضرات طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین آیات کبریٰ اور حجت عظمیٰ الہٰی میں یہ امر اظہر من الشمس واضح ہے کہ ذات باری تعالیٰ غیب الغیوب ہے البتہ اس کی معرفت اس کی آیات و مظاہر کے ذریعہ ہوتی ہے ارشاد بارے تعالیٰ ہے۔

سَنُرِيهِمْ ءَايَٰتِنَا فِى ٱلْءَافَاقِ وَفِىٓ أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ ٱلْحَقُّ

سورۃ مبارکہ حم السجدہ آیت ۵۳

آیات الھیہ آفاق والنفس میں موجود ہیں جن سے یہ ظاہر و باہر ہو گیا کہ وجود باری تعالیٰ حق ہے اور یہ مسلم ہے کہ جس قدر علامت بزرگ تر اور آیت (نشانی) عظیم تر ہو گی معرفت حق متعال کامل تر ہو گی اور کوئی آیت کوئی حجت مخلوق اول سے بالا تر نہیں اس لئے کہ اول مخلوقات اکمل موجودات ہے اور روایات متکاثرہ میں وارد ہے۔

حضرت امیر المومنین نے ارشاد فرمایا

واللہ ایت اکبریٰ ولا نباء عظیم اعظم منی

ملاحظہ فرمائیں

اصول کافی کتاب الحجت جلد ۱ ص ۲۹۸

خدا کی کوئی آیت مجھ سے بڑھ کر نہیں اور کوئی خبر عظیم مجھ سے زیادہ عظیم نہیں آیت کبریٰ اور نباء عظیم سے مراد حضرت امیرالمومنین علیہ السلام ہیں۔

حضرت کشاف الحقائق نے ارشاد فرمایا۔

ہمارے علاوہ کوئی آیت آفاق عالم میں نہیں جو خدا نے اہل آفاق کو دکھلائی ہو۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ تفسیر البرہان جلد چہارم صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ قم مقدسہ

اہل بیت علیہم السلام ہی وہ آیات الٰہیہ ہیں جو آفاق جہاں اور نفوس بندگان میں تجلی نما ہیں۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

حضرت ولی العصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا فیصلہ

ایاتک و مقاماتک التی لا تعطیل لھا فی کل مکان یعرفک بھا من عرفک

(دعائے مبارکہ رجبیہ) اے اللہ (محمد و آل محمد علیہم السلام) تیری

آیات اور تیرے قائم مقام ہیں۔ کوئی مکان ان کے لیے معطل نہیں یہ ہر جگہ ہر مکان میں حاضر و موجود ہیں۔ جس نے تیری معرفت کی ان کے ذریعہ ہی معرفت کی معرفت الٰہی معرفت چہار وہ معصومین علیہم السلام پر موقوف ہیں یہ ذوات قدسیہ آیات الٰہی اور خلیفہ پروردگار ہیں اسے قائم مقام خداوندی ہیں کہ کسی جگہ بھی ان کے لیے تعطل نہیں عوالم امکانیہ غیبیہ و شہودیہ کے تمام ذرات پر حاضر و موجود ہیں ۔ جب کسی جگہ بھی ان کے لیے تعطل نہیں۔ جب عوالم امکانیہ کا کوئی گوشہ کوئی ذرہ ان سے خالی نہیں تو اسی احاطہ تامہ کو علم حضوری احاطی کہتے ہیں۔ جو ان ذوات متعالیہ کے علم حضوری کے منکر ہیں وہ دراصل انہیں خلیفہ اللہ نہیں مانتے ان کی خلافت کا انکار خدا کے قرآن کا انکار ہے۔ فرمان پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا انکار ہے علم حضوری کا منکر اسلام سے دور ہے ایمان سے خارج ہے یہ بزرگوار خلیفتہ اللہ اسم اعظم الٰہی اور آیت کبریٰ خداوندی ہیں ایسی آیات جو کہ آفاق و النفس میں تجلی فرمائیں جب آفاق و النفس میں موجود ہیں تو پھر یہ آفاق جہان اور نفوس کے عالم ہیں یہ علم حصولی نہیں بلکہ حضوری ہے۔

(التفاقی نہیں اعیانی ہے ارادی نہیں احاطی ہے)

نویں دلیل

حضرات طاہرین علیہم السلام ارض و سماء میں حجت بالغہ خداوندی ہیں یہ ناممکن ہے کہ حجت اور محجوج کے مابین حجاب ہو اور مخلوقات کے احوال و شؤن حجت اللہ کے احاطہ علمیہ سے خارج ہوں اس موضوع پر لاتعداد اخبار و آثار موجود ہیں - ایک حدیث ہم پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

حضرت قرآن ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد حق بنیاد

جناب عبداللہ بن بکیرارجائی نے آپ کی خدمت میں عرض کیا مولا میں آپ پر قربان جاوں کیا امام شرق و غرب کے درمیان دیکھتا ہے فرمایا اے پسر بکیر امام ان لوگوں پر حجت کیسے ہو سکتا ہے جب ان کے اور اس کے درمیان پردے حائل ہوں اور وہ انہیں نہ دیکھتا ہو امام اپنے سے غیب مخلوق پر کیسے حجت ہو سکتا ہے جن پر وہ قدرت نہ رکھتا ہو اور وہ اس سے کلی طور پر منقطع ہوں وہ ان پر احکامات شرعیہ کا اجراء کیسے کرے گا اور کیسے شاھد علی الخلق ہو سکتا ہے جب وہ انہیں نہ دیکھتا ہو اور نہ جانتا ہو ان پر کیسے حجت قرار پا سکتا ہے جب کہ اس

کے اور ان (مخلوقات) کے درمیان پردے حائل ہوں۔

ملاحظہ فرمائیں

کامل الزیارت صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ ایران

بحارالانوار جلد ۲۵ صفحہ ۳۷۵ مطبوعہ بیروت لبنان

حضرت صادق آل محمد علیہ السلام کے اس فرمان واجب الاذعان سے عبارۃ النص یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرات طاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین کا علم حضوری 'احاطی 'اعیانی ہے مخلوقات اور حجت خدا کے درمیان پردہ حائل نہیں حجت اللہ زمان ومکان کی حدود وقیود سے منزہ و مبرا ہے کوئی چیز اس سے مخفی مستور نہیں۔ بلکہ موجودات اس کے سامنے ہیں وہ اس پر قدرت کاملہ اور احاطہ تامہ رکھتے ہیں۔

ھادی برحق کا ناطق فیصلہ

دسویں دلیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حق بنیاد

حضوری نے فرمایا آفتاب کے دورخ ہیں۔ رخ سماوی پر لکھا ہے اللہ نور السموات اور جو رخ جو اہل ارض کی طرف ہے یعنی رخ ارضی پر لکھا ہے۔ علیؑ نور الارض امام تمام مخلوقات کے ساتھ ہے ۔ اور

مخلوق اس سے غیب نہیں ہے اور نہ امام اور مخلوق کے درمیان کوئی پردہ ہے البتہ مخلوق امام کو دیکھنے سے قاصر ہو سکتی ہے وہ مخلوق سے پوشیدہ ہے لیکن مخلوق اُس سے پوشیدہ نہیں ہے دنیا امام کے نزدیک ایسے ہے جیسے انسان کے ہاتھ پر درھم پڑا ہو اور وہ جیسے چاہتا ہے اسے الٹا پلٹتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

القطرۃ من بحار مناقب النبی والعترہ جز اول صفحہ ۹۱ مطبوعہ ایران طبع دوم۔

بحر المعارف صفحہ ۳۴۸ مطبوعہ کربلا معلیٰ عراق

فوائد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان واجب الاذعان سے مندرجہ ذیل فوائد معنویہ حاصل ہوتے ہیں۔

اول :۔ امام علیہ السلام تمام مخلوق کے ساتھ ہے اور وہ اس سے پوشیدہ نہیں جب کہ یہ واضح ہے کہ یہ ذوات قدسیہ جمیع عوالم امکانیہ غیبیہ و شھودیہ پر منجانب اللہ حجت خدا ہیں اور ثابت ہے کہ لاتعداد مخلوق لاتعداد عوالم میں موجود ہے ۔ پس حجتہ خدا ہر مخلوق کے ساتھ موجود ہیں ۔ خواہ وہ آسمانوں میں ہو یا زمینوں میں' سیاروں میں ہو یا

ستاروں میں، جہاں جہاں بھی مخلوق موجود ہے امام اس کے پاس ہے وہ اس سے پوشیدہ نہیں لہذا ثابت ہوا کہ امام کا علم حضوری واحاطی ہے

دوم :۔ امام سے کوئی شے مخفی نہیں نہ کوئی ذرہ پوشیدہ ہے امام پر ہر چیز عیاں ہے البتہ مخلوق ہر وقت امام کو دیکھنے سے قاصر ہے لیکن امام جب چاہے اور جہاں چاہے اپنے رخ انور کے جمال بے مثال سے انہیں مشرف زیارت فرماتا ہے۔

سوئم :۔ دنیا امام کے سامنے ایسے ہے جیسے ہاتھ میں پہ پڑا ہوا درھم جب چاہتے ہیں اس سکے کو الٹتے پلٹتے ہیں اسی طرح امام جیسے چاہتا ہے کائنات میں تصرف فرماتا ہے۔

ہمارے بیان کو تائید دعائے مبارکہ ندبہ کے اس جملے سے ہوتی ہے۔

انت من مغیب لم یخل منا بنفسی۔

آپ مجھ سے دور نہیں، میرے پاس موجود ہیں مگر آنکھ آپ کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

تلک عشرۃ کاملہ

عقلی دلائل

پہلی دلیل

آئمہ اطہار صلوات اللہ علیہم اجمعین چونکہ آیات الٰہی اور خلیفہ پرورد گار ہیں جو ذوات قدسیہ جمیع عوالم پر حجت اللہ اور خلیفہ اللہ ہیں ان کا علم ناقص نہیں ہو سکتا بلکہ وہ تمام کمالات و علوم میں کامل و اکمل ہوں گے علم ارادی نقص ہے اور اہل بیت علیہم السلام ہر عیب اور نقص سے پاک ہیں۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل بیت و یطھرکم تطھیرا

دوسری دلیل

آئمہ ھدیٰ صلوات اللہ علیہم جمیع فیوضات الہیہ کا واسطہ ہیں تکوینی و تشریعی کا لہٰذا یہ لازم ہے کہ وہ تمام اشیاء کائنات اور ان کی مقدار قابلیت واستعداد کے عالم ہوں تاکہ فیض خداوندی صحیح جگہ پہنچے اگر واسطہ فیض ربانی اشیاء کائنات کا علم کلی نہ رکھتا ہو گا۔ تو فیض خداوندی صحیح مقدار تک نہ پہنچ سکے گا۔ لہٰذا امناء الرحمٰن علیہم السلام جو کہ واسطہ فیوضات تکوینیہ و تشریعہ ہیں۔ ان کا علم احاطی حضوری ہے ذرات کائنات میں سے کوئی ذرہ بھی ان کے احاطہِ علم و تصرف سے خارج نہیں ہے۔

تیسری دلیل

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام جمیع عوالم کے ھادی و رہنما ہیں لہٰذا ھادی کے واجب ہے۔ کہ وہ تمام عالمین کا عالم ہو اگر وہ کسی مخلوق سے ناواقف اور اس کے احوال و شئون پر مطلع نہ ہو گا۔ تو پھر ہادی کل نہیں ہو گا اہل بیت علیہم السلام کی ولایت مقیدہ نہیں مطلقہ ہے پس ان کا علم بھی جزوی و محدود نہیں بلکہ بسیط ہے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہے کہ علم ارادی جزئی و محدود ہے اور علم حضوری کلی وبسیط ہے۔

چوتھی دلیل

خداوند قدوس منان اسے حجت قرار نہیں دیتا جو جاہل ہو اگر بقول مقصرین اس کے لیے علم ارادی مانا جائے تو جب تک وہ ارادہ نہ کرے گا عدم ارادہ کی صورت میں اس چیز سے جاہل ہو گا۔ یہ نقص امامت و توہین امام ہے امام برحق کبھی بھی جاہل نہیں ہوتا۔ اس کا علم ارادی نہیں بلکہ حضوری ہے۔ غیب و شہود اس کے سامنے عیاں ہیں۔ لہٰذا وہ لوگ جو علم حضوری کے منکر ہیں وہ توہین امامت کے مرتکب توہین رسالت محمدیہؐ کے مرتکب یہ راج پال کے بیٹے اور سلمان رشدی ملعون کے بھائی کفار کے ہم نوالہ و پیالہ ہیں۔

وانکار لفضائلھم ھوا لکفر

علمائے اعلام کے کلمات حقائق سمات

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام کا علم حضوری ہے اس پر لاتعداد شواہد عقلیہ و نقلیہ موجود ہیں اب ہم جلیل القدر علماء اعلام کے بیانات پیش کرتے ہیں۔

حضرت آیت اللہ السیّد محمد علی قاضی طباطبائی رضوان اللہ تعالیٰ

خواص پر علم امام کی معرفت اسی طرح واجب ہے جس طرح کہ خود اس شخص تک اس معرفت کا پہنچا دینا واجب ہے اور اس طرح واجب ہے جس طرح کہ اللہ کی معرفت اور اصول عقائد کے تمام مطلق واجبات کی معرفت ہمارے ادلہ ' اربعہ قرآن سنت ' اجماع ' عقل جن سے ہم نے اصول دین اور فروع دین کا استفادہ کیا ہے۔ اور ان سے ہم استنباط کرتے ہیں کہ علم امام کی معرفت کی تفصیل اور ظاہراً " باطناً " و قلباً " اس کا اعتقاد رکھنا اور اس معرفت کو دین سمجھنا واجب مطلق ہے۔ اور ظاہراً " حصول علم کے ساتھ مشروط نہیں لہٰذا یہ معرفت خواص پر واجب ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

مقدمہ بر کتاب علم امام صفحہ ۶۳ مطبوعہ ایران

سرکار آیت اللہ نے اس کتاب شریف میں امام کے علم حضوری پر بہت علمی و تحقیقی گفتگو فرمائی ہے۔اور علم حضوری کا اثبات فرمایا ہے۔

حضرت آیت اللہ علامہ ہادی سبزواری قدس سرہ

آپ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت کا مقام عقل کلی ہے اور عقل کلی علم حضوری کا مالک ہے پس چونکہ آنجنابؐ مقام روحانیت میں عقل کلی ہیں پس آپؐ علم حضوری کے مالک بھی ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں

اسرار الحکم جز اول صفحہ ۴۲۵ مطبوعہ ایران

سرکار آیت اللہ آقائے احمد زمردیان مدظلہ العالیٰ

علم پیغمبر و امام حضوری ہے اور یہ قدرت و مقام علم حضوری خدا نے خود ان کو عطا فرمایا ہے علم پیغمبر و امام مرتبت بخدا ہے کہ جس نے ان کو مقام علم حضوری عطا فرمایا ہے۔ ”راسخون فی العلم“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علم خدا حضوری ہے پس علم پیغمبر و امام بھی حضوری ہے اگر علم امام حصولی ہوتا حضوری نہ ہوتا تو اس کا ذکر ردیف علم حضوری خداوند تعالیٰ سے ارتباط نہ ہوتا۔ چونکہ ”راسخون

فی العلم" والی آیت میں اس کا ارتباط علم خداوندی سے ہے پس پیغمبر اور امام کا علم حضوری ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:۔

مقام ولایت صفحہ ۵۸ مطبعہ ایران

سرکار آیت اللہ استاد محقق یداللہ برقعی ارشاد فرماتے ہیں

کہ علماء اور حکماء میں علم امام کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ علم امام حصولی ہے لیکن وہ علماء جو آئمہ طاہرین علیہم السلام کی معرفت رکھتے ہیں وہ عارفین کاملین کہتے ہیں کہ علم امام حضوری و دائمی علم ہے ہمارے قول مختار پر دلائل موجود ہیں اس کے بعد حضرت استاد محقق نے علم حضوری کے اثبات میں دلائل عقلی و نقلی قلمبند فرمائے ہیں

ملاحظہ فرمائیں

شرح حقائق و اشارات قرآن صفحہ ۵۸ مطبوعہ ایران

سرکار علامہ کا دوسرا بیان

امام علیہ السلام تمام فیوضات الہیئہ تکوینیہ و تشریعہ کا واسطہ ہے اور لازم افاضہ یہ ہے کہ واسطہ فیض عالم اشیاء کی مقدار قابلیت سے آگاہ

ہو تاکہ فیض الٰہی اپنے صحیح مقام کو پہنچ سکے۔ پس اس بیان سے یہ روشن ہوا کہ امام "ماکان و مایکون" کے عالم ہیں اور امام کا علم حضوری و دائمی ہے اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے علم سے خارج نہیں علم حصولی چونکہ جزوی و محدود ہے۔ اور علم حضوری کلی و بسیط ہے۔

ملاحظہ فرمائیں :۔ شرح حقائق و اشارات قرآن صفحہ ۱۹۵ مطبوعہ ایران

علم حضوری کا اعتقاد غلو نہیں ہے

سرکار آیت اللہ العظمیٰ آقائی سیّد علی علامہ فانی اصفہانی اعلیٰ اللہ مقامہ فرماتے ہیں

بعض کوتاہ نظر علم امام کے حضوری ہونے تمام دیکھی جانے والی چیزوں کے دیکھنے اور تمام سنی جانے والی چیزوں کے سننے کے اعتقاد کو غلو سمجھتے ہیں حالانکہ ان کا یہ خیال عقل دشمنی اور شدید وہم پر مبنی ہے یہ لوگ معصومین علیہم السلام کے فضائل کی روایات بیان کرنے والوں کو غالی قرار دیتے ہیں اور اس بناء پر ان کی روایات کو ضعیف قرار دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ فضائل اہل بیت علیہم السلام کی اکثر روایات کو علم رجال کی اصطلاح میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کے مفاہیم دلائل عقلی سے مطابقت رکھتے ہیں اور ان کا اسلوب

اتنا فصیح و بلیغ ہے کہ جس کا صدور غیر امام سے محال عادی کی حد تک بعید ہے لہٰذا کمالات اہل بیت علیہم السلام میں کسی قسم کا اشتباہ نہیں ہونا چاہیے وہ ہستیاں اذن اللہ عین اللہ اور لسان اللہ ہیں انہی کے طفیل بندگان خدا پر رحمت حق کا نزول ہوتا ہے۔ اور موجودات کی زندگی اور موت ان سے وابستہ ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

چہل حدیث صفحہ ۸۵ مطبوعہ لاہور امامیہ پبلیکیشنز

مقصرین علماء ایک عرصہ سے علم حضوری کے خلاف کام کر رہے ہیں اور مظلوم علماء حق پر غلو و تفویض کفر اور شرک کا الزام نا فرجام لگا رہے ہیں مگر اب علامہ صفدر حسین نجفی صاحب نے آیت اللہ فانی کی کتاب ندرت خطاب کا ترجمہ (چہل حدیث) شائع کرا کے ہمارے موقف کی تائید کی پتہ چل گیا کہ ایران کا حوزہ علمی ہمارا مؤید ہے۔ نہ کہ مقصرین کا اسے کہتے ہیں تائید حق ہے۔

کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

علم حضوری کا اعتقاد غلو و کفر نہیں ہے

علامہ ہمدانی طاب ثراہ کا بیان:۔

غالی وہ ہے جو حضرت امیرالمومنین علیہ السلام یا کسی بھی مخلوق کو رب

اور مثل پروردگار سمجھے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں حلول کیا ہے۔ یا وہ ان سے متحد ہے۔ یہ کہنے والا کافر ہے۔ لیکن وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ پیغمبر اور امام اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں۔

زمام امور خلائق از حیث تکوین و تشریع دردست پیغمبر و امام است۔

مخلوقات کی باگ ڈور تکوین و تشریع کے لحاظ سے پیغمبر و امام کے دست مبارک میں ہے۔ اور یہ خالق و رزاق ہیں اور ان کا علم حضوری ہے۔ جیسا کہ بعض اہل معرفت نے یہ دعویٰ فرمایا ہے۔ تو یہ کافر نہیں ہیں۔ چونکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ پیغمبر و امام کے حق میں ان دعووں پر دلائل عقلیہ و نقلیہ موجود ہیں اور چونکہ مسلمات مذہب شیعہ بلکہ ضروریات میں سے ہے۔ کہ پیغمبر اشرف موجودات میں سے ہیں اور بالجملہ صفات پروردگار کو بعض مخلوق کے لئے ثابت کرنا اس بات کا موجب نہیں ہو سکتا کہ وہ شخص اسلام سے خارج ہو جب کہ وہ ان کے مخلوق ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔ ہاں، اگر کوئی ان صفات کو مثلاً" خالقیت اور رازقیت کو مخلوق کے لئے بالکل صفات الہٰی کی طرح ثابت کردے اور خدا کی نفی کر دے تو وہ کافر ہے لیکن جاننا چاہیے کسی مخلوق کے لئے محض صفت کا اثبات یہ ثابت نہیں کرتا کہ اس صفت

کو اللہ سے سلب کیا گیا ہے۔ چونکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ یہ بات صحیح ہے کہ عزرائیل موت دیتا ہے اور میکائیل رزق تقسیم کرتا ہے یا فلاں شخص بخشش و عطاء کرتا ہے حالانکہ ہم ان صفات کو بعینہ خداوندعالم کی طرف بھی نسبت دیتے ہیں۔ ان دونوں میں کوئی تنافرو مخالفت نہیں ہے۔

ملاحظہ فرمائیں :۔ "مصباح الفقیہ" (کتاب الطہارت)' ماخوز' اثبات ولایت ۱۴۴' مطبوعہ ایران

سرکار شیخ الفقہاوالمجتہدین رئیس العلماء المحدثین آیت اللہ فی العلمین الامام الراحل الشیخ میرزا موسیٰ الحائری الاسکوئی اعلیٰ اللہ مقامہ' کا بیان حقیقت ترجمان

حقیقت محمدیہؐ مشیت ایزدی کا محل اور ان کے قلب نورانیہ اس کے ظرف ہیں۔ دنیا میں ہر وہ چیز جو مشیت سے متعلق ہے ان کے واسطے سے ظاہر ہوئی اور وہی سبب اعظم ہیں و صراط اقوام ہیں۔ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں " ارادۃ الرب فی مقادیر امورۃ تھبط الیکم و تصدومن بیو تکم" ۔ "ارادہ خداوندی اپنے مقادیر کے ساتھ آپ پر نازل ہوتا ہے۔ آپ ہی کے کاشانہ اقدس سے صادر ہوتا ہے"۔ وللہ المثل الاعلیٰ تمام افعال و حرکات و آثار جن کا صدور

اعضائے ظاہرہ یعنی ہاتھ 'پاوں' آنکھ ' کان اور منہ وغیرہ سے ہوتا ہے حرکت جسدیہ سے صادر ہوتے ہیں ۔ اور ان کی نسبت بھی اس کی طرف ہوتی ہے۔ اور حرکت جسدیہ ' حرکت نفسیہ سے صادر ہوتی ہے ۔ اور حرکت نفسیہ' حرکت قلبیہ سے پس آثار و احکام اور مشیتوں کا محل اور منتہی قلب ہے اور وہی سبب اعظم ہے۔ کیونکہ بغیر حرکت قلبیہ کے کوئی شے صادر نہیں ہوئی۔ چنانچہ قلب ہی ہے جو تمہاری چاہت اور ارادوں کا محل ہے' ہر شے کی حرکت قلب سے ہے۔ اور حرکت نفسیہ سے جب کہ حرکت جسدیہ تیرے اعضائے ظاہرہ سے صادر ہوتی ہے۔ اسی سے حقیقت محمدیہؐ کو بھی سمجھ لیں جو مشیت ایزدی کا محل اور نمائندہ ارادہ خداوندی ہے۔ قلب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشیت ایزدی کا ظرف ہے۔ چونکہ کائنات کے ذرے ذرے کا ظہور ان ہی کے توسط سے ہوا ہے لہٰذا وہ تمام عوالم پر محیط ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ یہ ذوات قدسیہ' جمیع عوالم پر محیط ہیں۔ ان کا علم احاطی ہے نہ کہ بااخبار۔ جو اشیاء ان سے صادر ہوئیں اور ان کے واسطہ سے ظہور میں آئی ہیں اور انہی کے سبب سے انہوں نے بروز کیا ہے تو وہ ان سے غیب کیسے ہو سکتی ہیں۔ جمیع عوالم ومافیہا ایسے ہیں ان کے نزدیک جیسے ہاتھ پر پڑا ہوا درہم۔ اور اسی کے متعلق

حدیث میں وارد ہے۔ کہ جب سائل نے سوال کئے اور حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے بلا تامل جواب دیئے۔ تو سائل نے متعجب ہو کر کہا یا علی علیہ السلام آپ نے جواب میں غور فکر نہیں کیا۔ تو امیر علیہ السلام نے فرمایا " تیرے ہاتھ کی انگلیاں کتنی ہیں"؟ سائل نے کہا "پانچ" ۔ مولا علیہ السلام نے فرمایا "تو نے غوروفکر نہیں کیا۔ سوچا نہیں" ۔ سائل نے کہا "اس کی حاجت نہ تھی (یعنی یہ ہاتھ تو ہر وقت میرے سامنے رہتا ہے۔ اس کے ظاہر و باطن سے میں واقف ہوں۔ لہٰذا اس کی طرف ملتفت ہونا ضروری نہیں)امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ "پس جمیع اشیاء اسی طرح ہمارے سامنے"۔ پس یہ ذوات قدسیہ مشیت الٰہی سے عالم کائنات اور محیط موجودات ہیں۔ کلی و جزوی علم ان کے پاس ہے اور یہ علم بطور احاطہ و حضور و عیان و شہود ہے۔ نہ کہ بالاخبار و حصول (یعنی حضرات محمد و آل محمدؑ کا علم احاطی و حضوری عیانی و شہودی ہے یہ علم التفاتی ارادی و حصولی نہیں)

ملاحظہ فرمائیں:۔ کتاب مستطاب "احقائق الحق" صفحہ ۴۲۵ مطبوعہ کویت تیسرا ایڈیشن۔
۴۲۶

سرکار آیتہ اللہ العظمٰی الامام المصلح میرزا حسن الحائری الاحقاقی دام ظلہ کا بیان:۔

حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کے حق میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ عالم الغیب ہیں اور ان نفوس قدسیہ کا علم احاطی و حضوری ہے۔ اور اس مسئلے میں معتقدین اور منکرین کے درمیان بہت زیادہ بحث ہوئی ہے ۔ اور مسئلہ "معراج" اس مسئلہ کا مسکت جواب ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ صاحب معراج نے اپنی چشم ہائے مبارکہ سے عالم امکان کے تمام زاویوں کا مشاہدہ فرمایا اور علم ارادی کے لئے کوئی موضوع نہیں چھوڑا۔ اس مبارک سفر میں کوئی مقام سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حالت غیب میں نہیں رہا۔ کہ ہم یہ کہ سکیں کہ آپ فلاں جانتے ہیں اور فلاں نہیں جانتے؟ ہم یہ بات نہیں کہ سکتے کہ اس لئے کہ مخلوقات دنیوی کی نگاہوں سے سب سے زیادہ غیب جنت اور دوزخ ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کا بھی مشاہدہ فرمایا۔ اور ان کے بعض احوال کا ذکر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم سے بھی فرمایا۔ آپ نے بعض اشخاص کے دوزخی ہونے کی خبر دی حالانکہ وہ بھی زندہ تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ زمان و مکان دونوں پر حاوی ہیں۔ اور انہیں طے فرما چکے ہیں اب کون سی

شے ایسی رہی ہے۔ جو آپؑ کی چشم ہائے نورانیہ سے پوشیدہ ہو۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ "نامہ آدمیت" جز دوم صفحہ ۸۱، مطبوعہ تبریز، ایران۔

سرکار آیت اللہ المجاہد میرزا عبدالرسول احقاقی دام ظلہ کا فرمان:

حضرات محمد و آل محمد علیہم السلام سرچشمہ علوم اولین و آخرین ہیں اور وہ جمیع علوم و معارف اور اسرار کائنات اور کائنات میں بسنے والوں پر احاطہ رکھتے ہیں۔ کوئی چیز بھی عین اللہ الناظرۃ کی چشم حقیقت بین سے مخفی و مستور نہیں۔ البتہ یہ تمام علوم اور جملہ درجات لطف خداوندی اور عطاء کریم لایزال ہے۔ ایک لمحے کیلئے بھی یہ فیض ان سے منقطع نہیں ہوتا بلکہ ہر لمحے پہلے سے بڑھتا ہے اور دائرہ فیض وسیع ہوتا چلا جاتا ہے۔ (پھر آپ نے) امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث نقل فرمائی کہ "میں خدا کی قسم قرآن کے اول و آخر تمام علوم کو جانتا ہوں" میں جانتا ہوں کہ آسمان میں کیا ہے اور زمین میں کیا ہے۔ یعنی جو کچھ آج تک ہو چکا ہے اور جو آج کے بعد ہوگا میں سب کچھ جانتا ہوں۔ گویا کہ یہ تمام علوم میرے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن میں تمام امور موجود ہیں"۔ یہاں امام علیہ السلام نے تصریح فرمادی کہ "میں ان تمام علوم کائنات جو

قرآن میں ہیں ایسے جانتا ہوں جیسے ہاتھ کی ہتھیلی کو"۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ان ذوات قدسیہ کا علم تمام علوم اولین و آخرین پر علم حضوری و احاطی ہے۔ اور آپ تمام علوم اولین و آخرین پر احاطہ کامل رکھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ ولایت از دیدگاہ قرآن" جلد اول صفحہ ۱۹۹، ۲۰۰ مطبوعہ تبریز، ایران۔

آیت اللہ میرزا ابو القاسم اصفہانی کا بیان

علم امام حصولی ہے یا حضوری، اس مطلب کی توضیح اس طرح ہے کہ علم خداوند تعالیٰ اس سے عبارت ہے کہ تمام اشیاء عالم اس کے سامنے ظاہر و منکشف ہیں۔ اس کا معنی یہ نہیں کہ پہلے ظاہر نہیں ہوتی پھر جب اس کا ارادہ ہے تو ظاہر ہوتی ہیں۔ بلکہ علوم کلی جمیع اشیاء کائنات اس کے سامنے حاضر ہیں۔ کوئی بھی شے اس سے مخفی یا پنہاں نہیں۔ پس علم امام بر نہج علم الٰہی ہے۔ کہ تمام اشیاء کائنات اس کے سامنے واضح ہویدا ہیں پس چونکہ علم خداوندی حضوری ہے۔ لہٰذا علم امام چونکہ علیٰ منہاج الٰہی ہے، وہ بھی حضوری ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ "نفائس الاخبار" صفحہ ۵۲، مطبوعہ تبریز، ایران

علم احاطی

سرکار آیتہ اللہ عبداللہ شبر رضوان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

آئمہ طاہرین علیھم السلام مرکز دائرہ کون اور اس کو محیط ہیں۔ اور اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ کسی شے کو خلق نہ کرتا اور ان ذوات متعالیہ کا علم و قدرت، دائرہ امکان (جمیع عوالم امکانیہ) کو محیط ہے۔ جیسا کہ ان کے خطبات سے ظاہر ہوتا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ "مصابیح الانوار" جلد دوم، صفحہ ۲۹۴، مطبوعہ ایران

حضرت آیت اللہ دست غیب شہید محراب رضوان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

علم امام علیہ السلام نمونہ علم خدا ہے۔ (یعنی علم امام آئینہ علم الٰہی ہے۔ یعنی اگر علم خداوندی حصولی ہے تو علم امام حصولی ہوگا۔ اور اگر علم باری تعالیٰ حضوری ہے، تو علم امام حضوری ہوگا۔) فرماتے ہیں، امام حسین علیہ السلام کا نور اور نور محمدیؐ ایک ہے۔ جو کہ روح کلی الٰہی ہے۔ اور تمام جہان ہستی کو محیط ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ "ضمیمہ سید الشہداء" ، صفحہ ۱۶۳، ۱۶۴ مطبوعہ شیراز'

حضرت آیتہ اللہ عبداللہ عبدالصمد ہمدانی اعلی اللہ مقامہ فرماتے ہیں

ان ذوات قدسیہ کا علم جمیع حوادث ماکان وما سیکون کو محیط ہے۔ پھر فرماتے ہیں اسے برادر ایمانی و خلیل روحانی، ولی مطلق کا علم اور قدرت محیط ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:۔ "بحر المعارف"، صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰، مطبوعہ ایران

سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ شیخ علی اکبر نھاوندی قدس سرہ فرماتے ہیں

مقام آنحضرتؐ مقام عقل کلی ہے جو کہ تمام مراتب و مقامات امکانیہ کو محیط ہے، جیسا کہ فرمایا۔

قل اعملوا فیسری اللہ عملکم ورسولہ

ملاحظہ فرمائیں.... انوار المواہب جز اول صفحہ ۳۸ مطبوعہ ایران

سرکار حجتہ الاسلام آیت اللہ الحاج محمد علی قاضی الطباطبائی فرماتے ہیں

حضرات معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین کو نفوس قدسیہ اور اجساد نورانیہ کی بدولت ممکنہ اجسام کثیفیہ اور لطیفیہ ا مکنہ اروح ادنیٰ، وسطیٰ

اور اعلیٰ میں تصرف کی استعداد و قدرت حاصل ہے۔
حتیٰ کہ علم و ملک و ملکوت میں بھی ان ذوات قدسیہ کو باذن اللہ تصرف و قدرت و احاطہ حاصل ہے۔
ملاحظہ فرمائیں ..... "حاشیہ انوار النعمانیہ" جلد چہارم، صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ تبریز، ایران

حضرت آیتہ اللہ العظمیٰ شیخ حسین مظاہری مدظلہ العالی فرماتے ہیں

مولا امیرالمومنین علیہ السلام سعہ وجودی کی بدولت عالم ہستی پر احاطہ کامل رکھتے ہیں۔ اور تمام اعمال کا مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ آئمہ ھدیٰ علیہم السلام عالم ہستی پر تسلط تام کامل شہود و حضور رکھتے ہیں۔
ملاحظہ فرمائیں ..... "معاددر قرآن" صفحہ ۱۹۸، ۱۲۶ مطبوعہ قم، مقدسہ ایران

قول فیصل

سرکار آیتہ اللہ العظمیٰ امام سید روح اللہ موسوی خمینی رحمتہ اللہ علیہ کا ناطق فیصلہ

النبی المکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم الذی احاطہ بکل الاشیاء و ترتیب و تکمیل کل العوالم و انشات علی طبق القضاء

ملاحظہ فرمائیں.... مصباح الھدئیہ" صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ ایران

پس نبی مکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جمیع اشیاء پر احاطہ کلی رکھتے ہیں۔ آپ کا علم تمام اشیاء پر محیط ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علم میں ہے کہ تمام عوالم اور ان کے نشاۃ کی ترتیب و تکمیل بر طبق قضائے الٰہی کس طرح ہے۔

ہم نے مذہب حقہ شیعہ خیر البریہ کے چند جلیل القدر مراجع عظام۔علماء اعلام کے بیانات مبارکہ آئمہ ھدی علیھم السلام کے علم حضوری' احاطی کے اثبات میں پیش کئے ہیں یہ نمونہ کے طور پر چند بیانات پیش کئے ہیں۔ عند الضرورت کلینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خمینی رضون اللہ علیہ تک تمام بزرگوں کے اقوال اپنے قول مختار پر پیش کر سکتے ہیں۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔

ملت جعفریہ سے ایک سوال

مومنین کرام

بتائید ولی اللہ الاعظم علیہ الصلوۃ والسلام ہم نے علم حضوری کے اثبات

میں آیات قرآنیہ احادیث معصومین علیہم السلام اور دلائل عقلیہ کے بعد ملت جعفریہ کے جلیل القدر علماء اعلام و مجتہدین کرام حجج اسلام و آیات عظام کے بیانات شافیہ و کافیہ بمعہ حوالجات کتب معتبرہ سے پیش کئے ہیں۔ اس لئے کہ علم حضوری کا اعتقاد و واجب اور ضروریات مذہب میں سے ہے اور اس کے برعکس مقصرین علم حضوری کے اعتقاد کو کفر کہتے ہیں۔

چنانچہ علامہ ڈھکو صاحب تمام تحقیقی علمائے شیعہ کی تکفیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

آئمہ علیہم السلام کے علم کو حضوری قرار دینا غالیہ اور مفوضہ کا فاسد عقیدہ ہے جو عند المحققین کفر ہے صحیح عقیدہ یہ ہے کہ ان کا علم حصولی والتفاتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں

اصول الشریعہ صفحہ ۴۳۱ طبع سوم

لمحہ فکریہ

مومنین غور فرمائیں کیا وہ اعلام جن کا کلام حقیقت انضمام ہم پیش کر چکے ہیں مثلاً "سرکار آیت اللہ السیّد محمد علی قاضی شہید حاکم شرع تبریز رئیس المتکلمین علامہ ہادی سبزواری آیت اللہ محقق استاد ید اللہ برقعی

آیت اللہ فانی السید علی فانی اصفہانی فقیہ شہر علامہ رضا ہمدانی آیت اللہ العظمیٰ شیخ علی اکبر نھاوندی آیت اللہ علامہ عبدالصمد ہمدانی آیت اللہ علامہ میرزا ابو قاسم اصفہانی عالم بزرگوار السید عبد اللہ شبر سرکار آیت اللہ عبد الحسین دست غیب شہید محراب رضوان اللہ علیہم اجمعین آیت اللہ امام السید روح اللہ موسوی خمینی طاب ثراہ آیت اللہ استاد شیخ محمد حسین مظاہری دام ظلہ العالی کیا یہ سب بزرگوار غالی مفوضہ اور کافر ہیں ؟ اگر یہ بزرگوار غالی اور مفوضہ کافر ہیں تو پھر مذہب کا خدا حافظ ہے۔

ہمیں کافر کسی غیر نے نہیں کہا بلکہ یہ کافر گری کا کام نافر جام نہاد شیعہ ملاوں نے کیا ہے جو اغیار کے ایجنٹ استعماری مزدور طاغوت کے آلہ کار ابلیسؔ لعنؔ کے نائب ہیں یہ بڑی دستار اور جبہ زر تار پہن کر گلستان جعفری کو تاراج کر رہے ہیں۔ ان ضال و مضل ملاوں نے ملت کا اتحاد بھی برباد کیا اور اعتقاد بھی خداوندعالم ہمیں ان شیاطین کی ریشہ دانیوں سے محفوظ فرمائے اور حضرات آئمہ ھدیٰ علیہم السلام کے فضائل نورانیہ ظاہریہ و باطنیہ کے نشرو اشاعت کی توفیق عطا فرمائے آمین بحق محمد و آلہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

وفروغ من تسویده مولفه العبدا لمذنب المسکین السید محمد ابو الحسن بن
السید نذر حسین شاه بن السید نور شاه آل سید نذر دیوان الموسوی
المشهدی ۱۳ رجب المرجب ۱۴۱۳ ھ من الهجرة النبویه علی مهاجرها واله
افضل الصلوة وازکی السلام حامدا مصلیا" مستغفرا"

وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا وللہ المثل الاعلیٰ وھو العزیز الحکیم

مظاہر اسماء و صفات الٰہیہ

المؤلف

السید محمد ابوالحسن الموسوی المشہدی

دار التبلیغ الجعفریہ
پوسٹ بکس نمبر ۵۲۵
اسلام آباد ۔ پاکستان